السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو شخص اپنے ملک سے جدہ تک سفر کرے اور پھر جدہ میں پہنچنے کے بعد عمرے کا ارادہ کرلے، تو کیا وہ جدہ ہی سے احرام باندھ لے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

س کی حسب ذیل دو صورتیں ہو سکتی ہیں:

۔ انسان نے عمرے کی نیت کے بغیر جدہ تک سفر کیا ہو اور جدہ میں اس کا عمرے کا پروگرام بن گیا ہو تو وہ جدہ ہی سے عمرے کا احرام باندھ لے اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مواقیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

(وَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ» (صحيح البخاري، الحج، باب مهل اهل مكة للحج والعمرة، ح: ١٥٢٤»

''اور جو مواقیت کے اندر ہو تو وہ جہاں سے شروع کرے وہاں سے احرام باندھ لے حتیٰ کہ اہل مکہ، مکہ ہی سے احرام باندھیں گے۔''

۔ کسی شخص نے اپنے شہر سے عمرے کی نیت اور عزم وارادے کے ساتھ سفر شروع کیا ہو تو اس حالت میں اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے راستے کی میقات سے احرام باندھے۔ اس کے لیے جدہ سے احرام باندھنا جائز نہیں کیونکہ 2 جدہ میقات کے اندر ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مواقیت کو مقرر کر کے ارشاد فرمایا ہے:

(هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ» (صحيح البخاري، الحج، باب مهل من كان دون المواقيت، ح: ١٥٢٩»

''یہ مواقیت ان علاقوں کے لیے اور دوسرے علاقوں کے ہر اس شخص کے لیے ہیں جو ان کے پاس سے گزریں اور اس کا حج وعمرہ کا ارادہ ہو۔''

لہٰذا اس حالت میں اگر وہ جدہ سے احرام باندھ کر مکہ آجائے، تو اہل علم کے نزدیک اس پر فدیہ لازم ہے اور وہ یہ کہ وہ مکہ میں ایک جانور ذبح کر کے اسے وہاں کے فقرا پر صدقہ کر دے۔ اس کا عمرہ صحیح ہوگا اور اگر جدہ میں پہنچنے کے بعد اس نے ابھی تک احرام نہ باندھا ہو اور جدہ میں پہنچنے سے پہلے ہی اس کی نیت عمرے کی ہو تو اس صورت میں اسے واپس جا کر میقات سے احرام باندھنا ہوگا اور اس پر کوئی فدیہ وغیرہ لازم نہ ہوگا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ418

محدث فتویٰ